1980 - مردوں کے لیے کڑے پہننا

سوال

کیا مردوں کے لیے کڑے یا چوڑیاں اور کنگن یا بالیاں پہننا جائز ہیں، کچھ لوگ اس کے جواز کے قائل ہے، کیونکہ دور جاہلیت میں قریش ایسا کیا کرتے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کانٹے، بالیاں، اور چوڑیاں یا کنگن اور کڑے وغیرہ پہننا عورتوں کا زیور ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں، اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5435).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی "

اسے ابو داود نے کتاب اللباس باب فی لباس النساء میں روایت کیا ہے.

اس بنا پر مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کانوں میں کانٹے یا بالیاں پہنے، یا اپنے ناک میں کچھ پہنے، اور جو شخص اسے جائز قرار دے کر اس کی دلیل یہ دے کہ قبیلہ قریش کے افراد دور جاہلیت میں پہنا کرتے تھے، اس کو چاہیے کہ وہ اس دلیل کو ثابت کر کے دکھائے کہ یہ کہاں ہے ؟

دوم:

اگر وہ دور جاہلیت میں ایسا کرتے تھے، تو اسلام نے آ کر مرد کے لیے عورت کے زیورات پہننے سے منع کر دیا ہے، اور مرد کو عورت کی مشابہت کرنے سے بھی منع کیا ہے، جیسا کہ اوپر کی احادیث میں بیان ہو چکا ہے، اس لیے معتبر تو شریعتا سلامیہ کا حکم ہو گا، نہ کہ دور جاہلیت میں قریش وغیرہ کا فعل.

سوم:

قریش وغیرہ کے ہاں عورتوں میں جو زیور معروف تھا وہ کانوں میں بالیاں، اور ہاتھوں میں کنگن اور چوڑیاں، اور پاؤں میں پازیب اور بازوں میں بازوبند پہنتی تھیں، شاہد یہ ہے کہ قدیم دور سے ہی عورت کے زیورات میں یہ اشیاء معروف تھیں.

چہارم:

شریعت اسلامیہ نے مرد کے لیے چاندی کی انگھوٹھی مباح کر کے اسے باقی زیور سے مستغنی کر دیا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا لیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5417).

اور شریعت اسلامیہ نے مردوں کے لیے دانتوں اور ناک وغیرہ میں بطور بدل سونا اور چاندی کے دانت اور ناک بنوانے کی رخصت دی ہے.

پنجم:

ہم یہ کہینگے کہ: جو مسلمان مرد بھی چھلا یا کڑے وغیرہ پہنے گا وہ اس میں کفار سے مشابہت کر رہا ہے، کیونکہ ان ایام میں یہ چیز کفار کے ہاں معروف ہے، اور ان کی عادت میں شامل ہے کہ وہ اپنے کانوں اور ہونٹ اور رخسار اور چہرے کے کنارے، اور جسم کے دوسرے حصوں میں پہنتے ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے "

اسےابو داود نے سنن ابو داود میں کتاب اللباس باب فی لباس الشہرة میں ذکر کیا ہے.

اس لیے جو شخص بھی ایسا کرے اسے اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیے، اور وہ باطل کے ساتھ جھگڑا اور بحث مت کرے، اور اسے اپنی شخصیت اور لباس کو کفار سے ممتاز کرتے ہوئے ان کی مشابہت نہیں کرنی چاہیے، جیسا کہ ہماری شریعت ہمیں حکم دیتی ہے، اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے.

واللہ اعلم .